فتوی نمبر: 19

مشہور و متواتر حدیثِ نزول کی تشریح

سوال: 19 ایک مشہور حدیث جو آپ کو قیام اللیل یا تہجد کے فضائل میں مستند کتب حدیث میں آسانی سے مل جائے گی کہ اللہ تعالیٰ تہجد کے وقت اس آسمان دنیا پر آتے ہیں اور مختلف سوالات دریافت فرماتے ہیں، آپ کے نزدیک اس حدیث کی شرح کیا ہے ؟ کیا یہ حدیث متشابہات میں سے ہے ؟

جواب: ① جس حدیثِ نزول کا حوالہ آپ نے دیا ہے، معلوم نہیں کہ اسے مشہور حدیث آپ نے لغوی طور پر کہا ہے یا اصطلاحی طور پر ؟ اگر آپ نے اس حدیث کو محدثین کی اصطلاح میں حدیثِ مشہور کہا ہے تو گذارش یہ ہے کہ حدیثِ نزول مشہور نہیں بلکہ متواتر حدیث ہے۔ امام حافظ عبد الرحمن بن علی الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "دفع شبه التشبيه" کے بالکل آغاز میں حدیثِ نزول کے تحت تحریر فرمایا ہے:

روى حديث النــزول عشرون صحابيا.[1]

حدیثِ نزول کو ۲۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

(1)دفع شبه التشبيه، باب: ذكر الأحاديث التي سموها أخبار الصفات، الحديث التاسع عشر، ص: 254

www.seerat.net

فتوی نمبر: 19

اور دوسرے حافظ الحدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "كتاب الأسماء والصفات" میں اس حدیثِ نزول کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

وقد روي في معنى هذا الحديث عن أبي بكر الصديق، وعلي بن أبي طالب، وعبدالله بن مسعود، وعبادة بن الصامت، ورفاعة بن عرابة، وجابر بن عبدالله، وعثمان بن أبي العاص، وأبي الدرداء، وأنس بن مالك، وعمرو بن عبسة، وأبي موسى الأشعري وغيرهم رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي فيه عن عبدالله بن عباس، وأم سلمة، وغيرهما رضي الله عنهم.[1]

اور حدیثِ نزول کے معنیٰ کی احادیث (۱) حضرت ابو بکر صدیق (۲) حضرت علی بن ابی طالب (۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود (۴) حضرت عبادہ بن صامت (۵) حضرت رفاعۃ بن عرابۃ (۶) حضرت جابر بن عبد اللہ (۷) حضرت عثمان بن ابی العاص (۸) حضرت ابو الدرداء (۹) حضرت انس بن مالک (۱۰) حضرت عمرو بن عبسہ (۱۱) حضرت ابو موسیٰ اشعری اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام جن میں (۱۲) حضرت عبد اللہ بن عباس اور (۱۳) اُم

(1) كتاب الأسماء والصفات، باب قول الله عزوجل: ﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ...﴾، ص: 449

فتوی نمبر: 19

المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل ہیں، انہوں نے حدیثِ نزول کو حضور اقدس ﷺ سے روایت کیا ہے۔

اور یہ تو جناب والا کو معلوم ہو گا ہی کہ جس حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی تعداد بیان کرے وہ حدیث تو حدیث متواتر ہو ہی جائے گی اور عقیدے کا ثبوت جب حدیث سے ہو گا تو پھر حدیث کا متواتر ہونا ضروری ہے کیونکہ عقیدہ ایک قطعی بات ہے اور حدیث متواتر قطعیت کا فائدہ دیتی ہے۔

(۲) ہمارے نزدیک یہ حدیث متشابہات میں سے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ وہ آسمان دنیا پر آکر یہ آواز لگائے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کی مراد پوری کر دی جائے؟ ہے کوئی گناہوں سے استغفار کرنے والا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں؟ ہے کوئی مانگنے والا جسے نواز دیا جائے؟

جن احادیث میں اللہ تعالیٰ کے آنے کا ذکر ہے وہ اجمال ہے اور یہ جس روایت کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں یہ اس اجمال کی تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آنے سے مراد اس کے فرشتے کا ندا دینا ہے۔ سو جب معاملہ اس طرح ہوا تو پھر یہ حدیث متشابہات میں سے نہیں رہتی۔ جس حدیثِ مبارکہ کا حوالہ ہم نے دیا ہے وہ یہ ہے:

أخبرني إبراهيم بن يعقوب، حدثنا عمر بن حفص بن غياث، حدثنا

فتوی نمبر: 19

أبي، حدثنا الأعمش حدثنا إسحاق حدثنا أبو مسلم الأغر، سمعت أبا هريرة، وأبا سعيد يقولان: قال رسول الله: "إن الله عزوجل يمهل حتى يمضي شطر الليل الأول ثم يأمر مناديا ينادي يقول: هل من داع يستجاب له، هل (من) مستغفر يغفر له؟ هل من سائل يعطى؟[1]

۳ علامہ زاہد الکوثری نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الأسماء والصفات" کے حواشی میں امام ابو بکر بن فورک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیثِ نزول کی یہی تشریح نقل کی ہے جو کہ ہم نے تحریر کی ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

قد حكى أبوبكر بن فورك أن بعض المشايخ ضبطه بضم أوّله على حذف المفعول أي ينــزل ملكا.

امام ابو بکر بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض مشائخ حدیث نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ (تہجد کے وقت، آخر شب) فرشتے کا نزول ہوتا ہے۔

اور پھر آخر پر تحریر فرماتے ہیں:

---

(1) السنن الكبرى، للإمام أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، كتاب: عمل اليوم والليلة، باب: 131، الوقت الذي يستحب فيه الإستغفار، رقم الحديث: 8/0316، ج: 4، ص: 124

فتوی نمبر: 19

فیخرج الحدیث من أن یکون من الأحادیث المتشابهة.[1]

سو آخر شب میں اللہ تعالیٰ کے نزول سے مراد اس کے فرشتے کا نزول اگر اس طرح تشریح کر دی جائے تو پھر یہ حدیث (اللہ تعالیٰ کا آنا) متشابہ احادیث میں شمار نہیں ہو گی۔

(1) کتاب الأسماء والصفات، باب: ما جاء في قول الله عزوجل: ﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ ...﴾، ص: 449